آیئے رزقِ حلال کھایئے

مؤلف

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

(ایم اے اسلامیات، عربی، انگلش، گورنمنٹ کالج آف کامرس، گوجرانوالہ)

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

عظیم پبلی کیشنز
عظیم اکیڈمی، گوندلانوالہ روڈ، گوجرانوالہ
پاکستان Tel:0300-8641756

آیئے رزقِ حلال کھایئے

تبلیغی سلسلہ نمبر ۱

مؤلف	⚬⚬	پروفیسر محمد عظیم فاروقی
بارِ اول	⚬⚬	15 شعبان المعظم بمطابق 30 ستمبر 2004ء
صفحات	⚬⚬	16
ناشر	⚬⚬	عظیم پبلی کیشنز پاکستان عظیم اکیڈمی [illegible] گوجرانوالہ Tel:0300-6641756
مطبع	⚬⚬	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور۔
قیمت	⚬⚬	=/10 روپے

انتساب

میں جملہ رفقاء کی مشترکہ سعی جمیلہ کو اللہ کے حضور شرفِ قبولیت کے لئے پیش کرتا ہوں اور اس کارِ خیر کی تمام حسنات و برکات اپنے

شیخ طریقت حضرت مولانا محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

کی دوسری برسی کے موقع پر بطور تحفہ و ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ مولائے کریم میری خطاؤں کو معاف فرمائے۔ جملہ رفقاء کو دارین کی برکتوں سے مالا مال کرے اور میرے آقائے ولی نعمت کی مرقدِ انور کو بقعۂ نور بنائے اور حضرت کے درجات اپنے حضور بلند ترین فرمائے۔

آمین (بجاہ النبی الکریم ﷺ)

خادمِ اسلام

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

حرفِ آغاز

اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کی رہنمائی بھی کرتا ہے اور جہاں کہیں مناسب ہو چند حدود و قیود کا بھی تعین کرتا ہے۔ ان حدود و قیود کی پابندی ہر ایک کے لئے لازم قرار دیتا ہے۔ اور اگر تعصب سے بالاتر ہو کر دیکھا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ جہاں کہیں یہ حدود و قیود لگائی گئی ہیں وہ انسان ہی کے فائدہ کے لئے لگائی گئی ہیں۔ کئی دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ انسان کی محدود فکر اور سوچ اللہ کریم کی لگائی ہوئی ان پابندیوں میں سے کسی کو بے فائدہ اور فضول خیال کرتی ہے۔ لیکن حقیقت میں اللہ کریم نے پابندیاں صرف وہیں لگائی ہیں کہ جہاں انسان کا فائدہ ان پابندیوں میں ہو۔ اللہ کریم اپنی حکمتوں کو بہتر جانتے ہیں۔ انسان ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا اور یہ بات بھی حقیقت ہے کہ یہ پابندیاں اگر فلاحِ انسانی کے لئے نہ بھی ہوتیں تو اللہ کریم کے انسان پر اتنے احسانات ہیں کہ ان احسانات کے شکر کا تقاضا تھا کہ انسان پھر بھی ان پابندیوں کو قبول کرتا۔

حلال اور حرام کا فرق

کھانے پینے کے معاملات میں بھی اللہ کریم نے انسان کو بعض حدود بتلائی ہیں اور حلال اور حرام کی اصطلاح استعمال کر کے بتلایا ہے کہ فلاں چیز انسان کھا پی سکتا ہے اور فلاں چیز کے کھانے یا پینے کی ممانعت ہے۔ جن چیزوں کے کھانے پینے کی اجازت ہے انہیں حلال کہا جاتا ہے اور جن کے کھانے پینے کی ممانعت ہے انہیں حرام کہا جاتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ ان کھانے پینے کی چیزوں کے حصول کے لئے جو ذرائع استعمال ہونگے ان میں سے بھی کچھ ایسے ہونگے کہ جن کو اپنانے کی اسلام میں اجازت دی گئی ہے اور کچھ ایسے ہونگے کہ جن کو اپنانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ تو جن کی اجازت دی گئی ہے انہیں حلال ذرائع کہا جائے گا۔

حصولِ رزق کے چار انداز

ان دونوں صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے سامنے حسب ذیل چار صورتیں آتی ہیں۔

☆ چیز بھی حلال ہو، حصول کا ذریعہ بھی حلال ہو۔

☆ چیز حلال ہو لیکن حصول کا ذریعہ حرام ہو۔

☆ چیز حرام ہو لیکن حصول کا ذریعہ حلال ہو۔

☆ چیز بھی حرام ہو اور حصول کا ذریعہ بھی حرام ہو۔

حصولِ رزق کا حلال و جائز طریقہ

اسلام نے ان میں سے صرف پہلی صورت کی اجازت دی ہے اور باقی تینوں صورتوں کی ممانعت کی ہے۔ اب پہلی صورت میں دو خاص باتیں ہیں۔

☆ چیز بھی بنفسہٖ حلال ہو۔

☆ اس کے حصول کا ذریعہ بھی حلال ہو۔

ان میں سے دوسری بات یعنی حصول کا ذریعہ حلال ہو۔ اسے کسب حلال کہتے ہیں اور اس وقت ہمارے مدنظر یہی موضوع ہے۔ اس لئے چیز کے حلال ہونے سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم صرف اسی پر بحث کریں گے کہ اس کے حصول کا ذریعہ حلال ہو۔

ایک اور چیز یہ بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ کسب حلال کے مقابلہ میں کسب حرام آتا ہے۔ یعنی ناجائز طریقے سے کسی چیز کا حصول اور یہ ایک عام اصول ہے کہ اگر ضد اور مقابل کو بھی سامنے رکھا جائے تو کسی مسئلہ کی صحیح طرح سے وضاحت ہوتی ہے۔ اس لئے کسب حلال پر بات کرتے ہوئے ہم کسی حد تک کسب حرام کو بھی سامنے رکھیں گے۔

احکاماتِ خداوندی اور کسبِ حلال

(۱)۔ فَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا (سورۃ النحل آیت نمبر 114)

(ترجمہ) پس اے لوگو! اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اسے کھاؤ۔

(۲)۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ O (سورۃ البقرہ آیت نمبر 168)

(ترجمہ) لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۳)۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ O (سورۃ البقرہ آیت نمبر 172)

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تم حقیقت میں اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو تو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں انہیں بے تکلف کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔

(۴)۔ وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ O (سورۃ المائدہ آیت نمبر 88)

(ترجمہ) جو کچھ حلال وطیب رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اسے کھاؤ پیو اور اس خدا کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

کسبِ حرام سے بچنے کی تلقین

(۱)۔ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِھَآ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 188)

(ترجمہ) اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کے لئے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔

(۲)۔ يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (سورۃ النساء آیت نمبر 29)

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، لین دین آپس کی رضامندی سے ہونا چاہیے۔

زبانِ رسالت مآب ﷺ اور کسبِ حلال کی ترغیب

1) حدیثِ قدسی ہے کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حرام سے پرہیز کرنے والوں سے تو مجھے حساب لیتے ہوئے شرم آتی ہے"۔

2) بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے۔

3) حلال طریقے سے روزی کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

4) اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی پسند کرتا ہے اور اللہ نے مومنوں کو وہ حکم دیا ہے جو حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا تھا اور وہ حکم یہ ہے کہ اے میرے انبیاء پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

5) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے عرض کیا کہ حضور ﷺ! میرے لئے دعا فرمایئے کہ میری ہر دعا قبول ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "رزق حلال کھاؤ تمہاری ہر دعا قبول ہوگی۔"

6) حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ حضور! کونسا کسب پاکیزہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر ایسی بیع جو مقبول ہو۔"

7) حلال روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔

8) حلال کمائی کا طلب کرنا فرض ہے۔

9) جس شخص نے حلال ذرائع سے روزی کمائی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔

10) جو شخص چالیس روز تک حلال کی روزی کھاتا رہے کہ جس میں حرام کی ذرہ بھر آمیزش نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور سے بھر دیتے ہیں اور اس کے دل سے حکمت کے موتی پھوٹتے ہیں۔

حضورِ اکرم ﷺ کی کسبِ حرام سے بے زاری ونفرت

1) حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، "اگر ایک شخص حرام مال کھاتا ہے اور پھر اس میں سے صدقہ کرتا ہے تو اس کا صدقہ مقبول نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ بندگی کو گندگی سے صاف نہیں کرتے"۔

2) قیامت کے دن ہر شخص کو اس بات کا جواب دینا ہوگا کہ اس نے مال کہاں سے کمایا اور اسے کہاں خرچ کیا۔

3) جو شخص مرنے کے بعد حرام مال چھوڑ جائے وہ اس کے لئے جہنم کا توشہ بن جائے گا۔

4) وہ گوشت کہ جس نے حرام کے مال سے پرورش پائی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

5) ہر وہ گوشت جو حرام مال سے پلا ہو آگ اس کے زیادہ لائق ہے۔

6) جس آدمی کے پیٹ میں حرام کا ایک نوالہ بھی چلا گیا چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔

7) جس نے دس درہم کا لباس خریدا ان میں سے ایک حرام کا تھا جب تک وہ لباس اس آدمی کے جسم پر رہے گا اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔

8) ایک شخص کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، جسم گرد آلود ہے، لمبا سفر کر کے آتا ہے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے کہ اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کی پرورش حرام سے ہوئی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟

کسبِ حلال کی ہمہ جہت برکات وحسنات

آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ ﷺ سے کسب حلال کی فضیلت واہمیت اور کسب حرام کی ممانعت کے بیان کے بعد اب ہم کسبِ حلال کے چند فوائد وثمرات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

☆ رزق حلال کمانے والا دلی اور قلبی اطمینان میں رہتا ہے۔

☆ رزق حلال کمانے والے کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

☆ رزق حلال کمانے والے کے اعمالِ حسنہ قبول ہوتے ہیں۔

☆ رزقِ حلال کمانے والے میں پاکدامنی پیدا ہوتی ہے۔

☆ رزقِ حلال کمانے والا رحمدل اور ہمدرد بنتا ہے۔

☆ رزقِ حلال کمانے والے کے مال میں برکت ہوتی ہے۔

☆ رزقِ حلال کمانے سے انسان کو دیگر اعمالِ حسنہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

☆ رزقِ حلال کمانے والے کے دل میں دوسروں کے لئے بلاوجہ نفرت پیدا نہیں ہوتی۔

☆ رزقِ حلال کمانے والے میں سخاوت کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔

☆ رزقِ حلال کمانے والا لین دین میں عدل کے ساتھ دیگر معاملات میں بھی عدل روش اپناتا ہے۔

☆ رزقِ حلال کمانے والا چوری ڈکیتی وغیرہ سے محفوظ رہ کر معاشرتی امن وسکون کا باعث بنتا ہے۔

قرآن وحدیث میں حرام ذرائع رزق کی نشاندہی

اسلام نے صرف ان چیزوں کا استعمال جائز قرار دیا ہے جو خود بھی حلال ہوں اوران کے حصول کا ذریعہ بھی حلال ہو۔ شریعتِ اسلامیہ میں تجارت، زراعت وغیرہ حلال ذرائع رزق ہیں لیکن اس کے برعکس بہت سے حرام ذرائع رزق بھی ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

☆ چوری (Theft)

اسلام نے چوری کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے لئے قرآن حکیم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا مذکور ہے۔ چوری سے مراد یہ ہے کہ کسی کا محفوظ مال اس کی لاعلمی میں حاصل کر لینا۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 38)

(ترجمہ) اور چور خواہ عورت ہو یا مرد دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے (اور) اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا۔

☆ لوٹ مار اور ڈکیتی (Plunder & Dacaity)

کسی کا مال اس کی مرضی اور رضا کے بغیر زبردستی چھین لینا اس کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں"

☆ ماپ تول میں کمی (Giving Short-Measures)

اسلام نے ماپ تول میں کمی کر کے کمائی کرنے اور نفع کمانے کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَ هُمْ

(سورۃ الاعراف آیت نمبر 85)

(ترجمہ) لہٰذا وزن اور پیمانے پورے کرو لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو۔

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ (سورۃ الھود آیت نمبر 84)

(ترجمہ) اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔

ماپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کے لئے اللہ کریم نے تباہی اور ہلاکت دینے کا بھی ذکر کیا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ o الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ o

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ o (سورۃ المطففین آیت نمبر 1,2,3)

(ترجمہ) تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لئے جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔

☆ رشوت (Bribery)

رشوت بھی معاشرہ کی ایک برائی ہے جو کئی حق داروں کو حق سے محروم کرتی ہے اور کئی قسم کے غلط فیصلوں کا سبب بنتی ہے۔ اسلام نے اس کی بھی ممانعت کی ہے۔

وَلَا تَاْءكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا

مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 188)

(ترجمہ) اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کیلئے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔"

☆ سُود (Usuary, Interest)

سود جو کہ دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز کر دیتا ہے امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر بناتا چلا جاتا ہے اسلام نے اس کی بھی ممانعت کی ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔

قَالُوٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 275)

(ترجمہ) وہ کہتے ہیں "تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے" حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

اور پھر سود کے متعلق قرآن حکیم نے انتہائی سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 279،278)

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر واقعی تم ایمان لائے ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔

☆ جوا (Gembling)

جوا بھی شریعتِ اسلامیہ میں حرام اور شیطانی کام قرار دیا گیا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 90)

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یہ شراب اور یہ جوا اور یہ بت خانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔

☆ حرام اشیاء کی تجارت

(Marketing of Narcotics & Prohibited Commodities)

شراب، افیون، چرس، خنزیر وغیرہ حرام اشیاء کا جس طرح استعمال حرام ہے اسی طرح ان کی خرید وفروخت بھی حرام ہے جیسا کہ شراب کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے دس آدمیوں پر لعنت کی ہے۔

☆ اس کے نچوڑنے والے پر جو کسی دوسرے کیلئے نچوڑتا ہو۔

☆ اپنے لئے اس کے نچوڑنے والے پر

☆ اس کے پینے والے پر

☆ اس کے لے جانے والے پر

☆ جس کے لئے لے جارہی ہو اس پر

☆ اس کے پلانے والے پر

☆ اس کے بیچنے والے پر

☆ اس کی قیمت کھانے والے پر

☆ اس کے خریدنے والے پر

☆ جس کے لئے خریدی جائے اس پر

☆ عصمت فروشی اور قحبہ گری

(Prostitution & Bar-Houses)

اسلام نے عصمت فروشی اور قحبہ گری سے بھی منع کیا ہے اور حضور اکرم ﷺ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ "زانیہ عورت کی کمائی ناپاک ہے"۔

قرآن حکیم لونڈیوں سے پیشہ کروانے سے روکتا ہے۔

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ م بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ''O

(سورۃ النور آیت نمبر33)

(ترجمہ) اور اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیاوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ خود پاکدامن رہنا چاہتی ہوں اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کے لئے غفور و رحیم ہے۔

☆ ملاوٹ اور دھوکہ دہی (Abulteration & Cheating)

ملاوٹ اور دھوکہ دہی کے ذریعے لوگوں کو ناقص مال فروخت کر کے صحیح مال جتنی قیمت وصول کر لینے کو بھی شریعت اسلامیہ نے ممنوع قرار دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ

''جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں''

☆ غصب (Exploitation & Usurpation)

ظلم اور جبر کے ساتھ کمزوروں کا مال لینے سے بھی اسلام نے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ جو اس طرح مال غصب کر کے کھاتا ہے وہ درحقیقت آگ کھا رہا ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا O (سورۃ النساء آیت نمبر10)

(ترجمہ) جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

☆ خیانت (Betrayal)

خیانت کے ساتھ نفع کمانے کو بھی منع کیا گیا ہے اور اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ

قیامت کے روز اس کا بدلہ ملے گا اور اسے اس کا حساب دینا پڑے گا۔

وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 161)

(ترجمہ) اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز حاضر ہو جائے گا پھر ہر متنفس کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

کسب معاش میں خیانت کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی مشین وغیرہ کسی کو مرمت کے لئے دی اب ظاہر ہے یہ چیز اس کے پاس بطور امانت ہوگی اگر وہ اس کے قیمتی پرزے نکال کر اپنے پاس رکھ لیتا ہے اور اس میں گھٹیا پرزے ڈال کر مالک کے حوالے کر دیتا ہے تو یہ خیانت ہوگی۔

☆ حاصلِ کلام (Feed Back)

مذکورہ بالا حقائق و تعلیمات کو سامنے رکھ کر ہر مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے بہتر اور نفع بخش منصوبہ بندی کرے۔ کیونکہ انسان کی تخلیق کا مقصد تو عبادتِ خداوندی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن

(ترجمہ) اور نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔

گویا کہ بندہ وہ ہے جو وظیفہ بندگی بجا لاتا ہے۔ بندہ بندگی کی بنا پر کامیابی و کامرانی کی منزلیں حاصل کرتا ہے اور عبادت اور بندگی کے دس حصوں میں سے نو حصے تو کسب حلال میں پورے ہو جاتے ہیں۔ اب اگر کوئی نا سمجھ اور بے وقوف عبادت کا دسواں حصہ نماز، روزہ، حج و عمرہ، جہاد، تسبیحات، ذکر و فکر، تلاوت و اعتکاف وغیرھم کی صورت میں اُسے محفوظ کر بھی لیتا ہے تو اُس نے گویا بندگی کے ایک سو حصوں میں سے دس فیصد عبادت کو محفوظ کیا ہے جبکہ بقیہ نوے فیصد عبادت تو صرف کسب حلال ہے جس سے بے خبر اور بے

نیازرہ کردہ صرف دس فیصد عبادت سے نیکیوں کے پلڑے کو جنت کے حق میں کیسے استعمال کرسکتا ہے۔جیسا کہ ارشاد ہے:

فَاَمَّامَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه، فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُه، فَاُمُّه، هَاوِيَةٌ ٥(سورۃ القارعۃ، ۹،۸،۷)

ترجمہ: پس جس کے نیکیوں کے وزن بھاری ہوں گے وہ من پسند زندگی میں ہوگا اور جس کے نیکیوں کے وزن کم ہوں گے تو اُس کا ٹھکانہ ہاویہ (دوزخ) ہوگا۔

لہذا دانش منداور حقیقی کامیاب و کامران متقی وہ ہے جو عبادت کے دسویں حصہ کے ساتھ ساتھ اصل اور بنیادی نو حصوں کی حفاظت کا اہتمام پہلے کرتا ہے کیونکہ دسویں حصہ کی قبولیت کا دارومدار بھی کسبِ حلال و رزقِ حلال پر ہے ورنہ چالیس دن تک نماز و دُعا صرف ایک لقمہءحرام کی وجہ سے مردود و ضائع ہوجاتی ہے۔

☆دُعائیہ کلمات (Humble Prayer)

☆ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(ترجمہ) اے میرے مولا! میری حلال سے کفایت فرما اور حرام سے محفوظ فرما اور غیروں کی بجائے اپنے فضل وکرم سے مجھے غنی فرمادے۔ (الحدیث)

(آمین۔ثمہ آمین۔بجاہ النبی الکریم ﷺ)

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس کے چیئر مین کی دیگر کتب برائے قارئین

- ☆ آیئے دین سیکھیے
- ☆ آیئے قرآن سیکھیے
- ☆ آیئے حدیث سیکھیے
- ☆ آیئے تصوف سیکھیے
- ☆ آیئے انگریزی سیکھیے
- ☆ آیئے سیکھیے کہ دُعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں!
- ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے انگلش (پارٹ ون)
- ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے انگلش (پارٹ ٹو)
- ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے سیاسیات (پارٹ ون)
- ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اسلامیات (پارٹ ون)

ملنے کا پتہ